لانے سے پہلے کا ہے۔ اسلام لانے کے بعد اس خاندان نے ہندوستان کے ساتھ اپنے تعلقات کو مزید زیادہ مضبوط کر دیا۔ ہندوستان کے پنڈتوں کو عراق میں بلوا کر اپنے دربار میں جگہ دی۔ سندھ کے غالباً بودھ عالموں اور طبیبوں کو بلوا کر اس نے بغداد کے دارالترجمہ اور شفاخانوں میں مقرر کیا۔ ہندوستان کے مذہبوں اور دواؤں کی تحقیقات کے لیے وفد بھیجا۔ اگر یہ لوگ ایرانی مجوسی ہوتے تو ان کی اس توجہ اور سرگرمی کا مرکز ہندستان کی بجائے ایران ہونا چاہیے تھا۔[۵]

۸۔ سب سے آخر یہ کہ برمک جو ان کا خاندانی نام اور نوبہار کے متولی اور بڑے پجاری کا اعزازی لقب تھا وہ سنسکرت زبان کا لفظ "پرمکھ" ہے جس کے معنی بڑے مرتبہ والے اور برتر کے ہیں۔ یہ لفظ آج بھی سنسکرت میں اسی معنی میں مستعمل ہے۔ یہی لفظ عربی میں پہنچ کر "برمک" ہو گیا اور اس کی جگہ "برامکہ" ہو گئی۔

مندرجہ بالا دلائل و شواہد کی روشنی میں برامکہ کو نسلاً ہندوستانی اور مذہباً بودھ مت کا پیرو ماننا ہی زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ لفظ برمک جو سنسکرت لفظ "پرمکھ" کی تعریب ہے اس پر دلالت کرتا ہے۔ اگر برامکہ ایرانی مجوسی ہوتے تو قبولِ اسلام کے بعد ان کی علمی دلچسپی اور توجہ کا مرکز ایران ہوتا نہ کہ ہندوستان اور اس کے علوم و فنون۔

حوالہ جات

۱۔ سید سلیمان ندوی: عرب و ہند کے تعلقات، الہ آباد، ۱۹۳۰ء، صفحات ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴۔

۲۔ ایضاً صفحات ۱۱۵، ۱۱۶۔

۳۔ ایضاً ص ۱۱۶۔

۴۔ ایضاً ص ۱۱۶۔

۵۔ ایضاً ص ۱۱۷

۶۔ ایضاً صفحات ۱۱۷۔ ۱۱۸

۷۔ ایضاً ص ۸۰

۸۔ ایضاً صفحات ۱۱۸، ۱۱۹

۹۔ ایضاً ص ۱۲۰۔

اطلاعِ عام

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کچھ غیر ذمہ دار لوگ مکتبہ برہان و ادارہ ندوۃ المصنفین کو مالی مشکلات میں مبتلا کرنے اور غیر قانونی و غیر اخلاقی کاروبار کرکے ناجائز منافع حاصل کرنے کے خیال سے ہر دو ادارہ کی مشہور و معروف تصنیفات کو بلا اجازت ذمہ داران مکتبہ و ادارہ شائع کر رہے ہیں اور یہ کاروبار فرضی ناموں سے بھی عرصے سے جاری ہے۔ اس کی وجہ سے ہر دو مقبول عام اداروں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کچھ ایسے ادارے اور افراد یا فرد جو ایسے غیر قانونی کاروبار میں ملوث ہیں ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی بھی کی جا رہی ہے۔

آپ سب ہی حضرات سے التماس ہے کہ مکتبہ برہان اور ادارہ ندوۃ المصنفین کی مدد کریں اور تمام کتابیں مرکزی مکتبہ برہان اور ادارہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی سے منگائیں یا خود خرید کریں۔ اور اور ہر کتاب پر منتظم مکتبہ برہان اور ندوۃ المصنفین کے دستخط و مہر ملاحظہ فرمالیں اور ایسا نہ ہونے پر ہر کتاب کو جعلی تصور فرمائیں اور نہ خریدیں۔

منتظم مکتبہ برہان ادارہ ندوۃ المصنفین۔

عمید الرحمٰن عثمانی خلف مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ۔

اسلام کا نظام اخلاق
ایک اجمالی جائزہ
(۲)

محمد سعید الرحمٰن شمس مدیر نصرت الاسلام کشمیر

قرآن کریم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی عظمت کے متعلق آسمانی اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ" (اے محمدؐ بے شک تم اخلاق کے بلند ترین مرتبہ پر فائز ہو" (سورۃ القلم ن)

اعلیٰ اخلاق کی تشریح کرتے ہوئے دوسرے مقام پر اعلان فرمایا۔

"وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ" (سورۃ الانبیاء)

(اے محمدؐ) ہم نے تمہیں جہاں والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اعلیٰ اور بلند اخلاق کا کمال یہ ہے کہ آپ کی ذات گرامی تمام عالم کے لئے تمام قوموں کے لئے اور تمام زندگی کے لئے رحمت و کرم ہے، زندگی کے ہر گوشہ کے لئے رحمت و مہر ہے، اس مقام کی وضاحت کرتے ہوئے سورۃ آل عمران میں فرمایا گیا ہے۔

فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ اللہ تعالیٰ کے کرم سے اے رسولؐ! تم ان

وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ۔ (سورۂ آل عمران)

لوگوں کے نرم دل ہو اور اگر تم سخت دل اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ تمہیں چھوڑ کر بھاگ جاتے، بس ان کے ساتھ عفو درگذر کا معاملہ کرو۔ ان کے لئے دُعا کرو، اور معاملات میں ان سے مشورہ کیا کرو۔

نرم مزاج اور نرم دل ہونا، ان لوگوں کے ساتھ معافی کا برتاؤ کرنا، لوگوں کے حق میں بھلائی کی دُعا کرنا اور ان سے مشورہ کرکے ان کی حوصلہ افزائی کرنا اور عزت بڑھانا، اخلاق حسنہ کی اصل روح ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی مقام "رحمۃ للعالمین" کی یہی تشریح ہے اور اس کی صفت کو اعلیٰ اخلاق کی بنیاد کہا جاتا ہے۔ (بحوالہ اخلاق رسول صفا-۹)

اخلاق کے لفظی ولغوی معنیٰ

خُلق اور خَلق دو الفاظ ہیں۔ خُلق جس کی جمع اخلاق ہے، اس کا مفہوم ہے اندرونی خوبی، کیفیت اور باطنی شائستگی ونرمی کو کہا جاتا ہے۔ جبکہ خَلق کا مفہوم جسم کی ظاہری بناوٹ اور تراش خراش ہے۔

حُسن اخلاق کی تعریف

حُسن اخلاق کی تعریف میں مشہور محدث و عالم حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں۔

"طلاقۃ الوجہ وبذل المعروف وکف الاذیٰ" یعنی حسن اخلاق نام ہے خوش روئی کا، مال خرچ کرنے کا، اور کسی کو تکلیف نہ دینے کا۔

غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حسن خلق کی تعریف میں فرماتے ہیں۔ حسن خلق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک [illegible] ہے جو اللہ تعالیٰ

نے آنحضرتؐ کے بارے میں ارشاد فرمایا ، یعنی تیرا اخلاق بہت اچھا ہے ۔
کہا گیا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو معجزات ، کرامات ، اور بزرگی کے علاوہ حُسنِ خُلق کے لئے مخصوص فرمایا گیا جیسی تعریف آپ کے اخلاق کی بیان کی گئی ایسی کسی اور اخلاق کی بیان نہیں ہوئی ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمدؐ ! تو اپنے ستودہ اخلاق کے باعث بزرگ ہے ۔ کہا گیا ہے کہ آں حضرتؐ کے اخلاقِ حمیدہ کے باعث ان کی تعریف کی گئی ہے ۔ آپ نے خَلقِ خدا کو دونوں جہاں کی نعمتوں سے نوازا اور خود ذاتِ الٰہی پر اکتفا کیا ۔ (بحوالہ غنیۃ الطالبین)

رسولِ رحمتؐ نے اخلاقِ علیا کی فہرست مرتب فرمائی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کے ساتھ ہی اخلاقیات کی فہرست مرتب کرکے اپنے قول وعمل سے دنیا والوں پر یہ ثابت کر دیا کہ آپ صرف گفتار ہی کے غازی نہیں بلکہ اخلاق وکردار کے بھی اصلی غازی ہیں ۔

آپ نے اس فرض کو انجام دینا شروع کر دیا ، ابھی آپ مکہ ہی میں تھے کہ ابو ذرؓ نے اپنے بھائی کو اس نئے پیغمبر کے حالات وتعلیمات کی تحقیق کے لئے مکہ بھیجا ۔ انھوں نے واپس آکر اس کی نسبت اپنے بھائی کو جن الفاظ میں اطلاع دی وہ یہ ہے ۔

"رأیتہ یامر بمکارم الاخلاق" میں نے دیکھا وہ لوگوں کو اخلاقِ حسنہ کی تعلیم دیتا ہے ۔
(صحیح مسلم)

حبشہ کی ہجرت کے زمانے میں نجاشی نے جب مسلمانوں کو بُلوا کر اسلام کی نسبت تحقیقات کی اس وقت حضرت جعفر طیارؓ نے جو تاریخی تقریر کی اس کا فقرہ یہ ہے ۔